مشائخ چورہ شریف ضلع اٹک گیلانی سید نہیں!
فاروقی النسب ہیں

راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی
بھوئی گاڑ تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک

انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں پنجاب کی جس خانقاہ نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا وہ ضلع اٹک کی تحصیل جنڈ کے ایک چھوٹے سے گمنام گاؤں چورہ (۱) میں حضرت مولانا خواجہ نور محمد فاروقی تیراہی ثم چوراہی المعروف بابا جی صاحب نے قائم کی اور اس کی شہرت دوام آپ کے فرزند حضرت خواجہ فقیر محمد فاروقی چوراہی نے بخشی۔

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی ۱۹/ اکتوبر ۲۰۰۸ء کے صفحہ ۵ پر ایک چھوٹی سی خبر جس کا عنوان تھا "چورہ شریف میں سالانہ عرس کل سے شروع ہوگا" نے مجھے تقریباً تیراں سال قبل کا ایک واقعہ یاد دلا دیا۔ ۱۹۹۵ء کی بات ہے کہ میں اپنے کسی ذاتی کام کے سلسلے میں ڈپٹی کمشنر صاحب اٹک کی ملاقات کے لیے اُن کے دفتر میں گیا۔ ویٹنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں موجود ایک بزرگ سے دعا سلام ہوئی تعارف پر آپ نے بتایا کہ میرا نام سید سعادت علی شاہ ہے اور میں چورہ شریف کا سجادہ نشین ہوں۔ بات چیت ہوئی تو میں نے عرض کی حضرت آپ نے تو اپنے اسم گرامی کے ساتھ سید بتا رہے ہیں جب کہ میرے کتب خانہ میں جو چند کتب تذکرہ مشائخ چورہ شریف پر موجود ہیں اُن میں تو آپ کا شجرہ نسب حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور جو آپ سید بتا رہے ہیں کیا آپ کے پاس اس کا کوئی حوالہ ثبوت یا تاریخ کتب ہیں۔ تو پیر صاحب نے فرمایا کہ ہاں ہمارے پاس بہت سی کتب ہیں کہ ہم گیلانی سید

ہیں. تو میں نے عرض کی کہ مجھے بھی اُن میں سے کوئی بتائیں تو آپ نے وعدہ فرمایا کہ میں چند کتب آپ کو جلد کسی ذرائع سے بھیج دوں گا. مگر وہ کتب مجھے آج تک نہیں ملیں جن کا مجھے انتظار ہے. مشائخ چورہ شریف میں مذکورہ بزرگوں کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات مثلاً پیر کبیر علی شاہ صاحب، پیر شبیر علی شاہ صاحب، اور جناب تنویر احمد صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج فتح جنگ اپنے نام کے ساتھ سید اور گیلانی لکھتے ہیں. جبکہ ڈاکٹر پیر غلام مجدد صاحب کا خاندان اپنے نام کے ساتھ نہ ہی سید اور نہ ہی گیلانی لکھتا ہے بلکہ آج بھی اپنے آپ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے لکھتے ہیں.

خاندانی پس منظر

حضرت مولانا قاضی خان محمد فاروقی:

جد بزرگوار حضرت مولانا خواجہ نور محمد تیراہی ثم چوراہی المعروف بابا جی صاحب. آپ کو علوم درسیہ پر اعلیٰ درجہ کی مہارت اور ملکہ عظیمہ حاصل تھا. آپ کا قیام موضع شادی خیل جو کہ قرب و جوار شہر کوہاٹ واقع ہے. درس علوم کیا کرتے تھے اور اس ضلع میں آپ کا فتویٰ مسائل شرعی میں مقبول عام تھا. آپ کے علم و فضل کا شہرہ آفاق ایک عالم گواہ تھا. اپنے فرزند حضرت محمد فیض اللہ صاحب کو اکیس سال کی عمر میں تکمیل علوم سے فارغ کرا دیا تھا اور آپ کی طرز تحریر بھی یادگار زمانہ تھی. (۲)

آپ کا مزار موضع الاچی (ضلع کوہاٹ) میں ہے. (۳)

حضرت خواجہ فیض اللہ تیراہی:

آپ احمد شاہ ابدالی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے. جب آپ پانی پت کی لڑائی (۱۱۷۴ھ/۱۷۶۱ء) کے بعد رام پور (ہندوستان) میں سالار کے طور پر فرائض انجام دے رہے تھے کہ اس زمانے میں رام پور کے مشہور نقشبندی بزرگ حضرت شاہ جمال (۴) ایک دن شاہی قلعہ کی سیر کو گئے جبکہ شاہ محمد عیسیٰ صاحب بھی اُن کے ہمراہ تھے. جب قلعہ میں فیض اللہ تیراہی نے بزرگ شاہ جمال کو دیکھا تو اُن سے اتنے متاثر ہوئے کہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کر لی. حضرت شاہ جمال نے تربیت کے لیے اُن کو جناب شاہ محمد عیسیٰ کے سپرد کر دیا. تربیت کی تکمیل کے بعد آپ

واپس اپنے وطن شادی خیل میں اپنے والد قاضی خان محمد کے سامنے حاضر ہوئے جو خود بھی فتویٰ نویسی میں مہارت رکھتے تھے اور شادی خیل میں درس دیا کرتے تھے. حضرت فیض اللہ تیراہی اپنے والد سے ملاقات کرنے کے بعد موضع ڈھوڈہ آ گئے. جہاں تپ محرقہ کی وبا پھیلی ہوئی تھی کہتے ہیں کہ آپ کے وہاں قیام کے ساتھ ہی یہ وبا ختم ہوگئی. ڈھوڈہ میں آپ نے کوہاٹ کے خطیب قاضی عبدالحمید کی صاحبزادی سے شادی کرنے کے بعد تیزئی علاقہ تیراہ (اورکزائی ایجنسی) روانہ ہوئے (جا کر قیام پذیر ہو گئے). آپ نے ۱۸۲۹ء بمطابق ۸/ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ کو وفات پائی. آپ کا مزار تیزئی میں ہے. (۵)

آپ کی اولاد میں پانچ فرزند تھے. نور محمد، گل محمد، جان محمد، صالح محمد اور محمد نور جو تمام عالم فاضل اور ولی کامل تھے. (۶)

حضرت خواجہ نور محمد تیراہی ثم چوراہی المشہور حضرت باباجیو:

۱۱۷۹ھ (۱۷۶۵ء) میں علاقہ تیراہ کے گاؤں تیزی صوبہ سرحد میں تولد ہوئے. سلسلہ نقشبندیہ میں اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ بابا فیض اللہ سے فیض حاصل کیا اور اُن کی وفات کے بعد سجادہ نشین ہوئے. بے شمار لوگ آپ کے مرید اور معتقد کے تھے. افغانستان کے فقیر اللہ نور اور محبت نور بھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے اپنے وطن چلے گئے اور وہاں انہوں نے اس سلسلے کو پھیلایا. کئی لوگ وہاں اُن کے فیض سے مستفیض ہوئے. آپ اسی سال علاقہ تیراہ کے گاؤں تیزی میں مقیم رہے. علاقہ تیراہ کے ایک گاؤں میں ایک شخص ولی جان آپ کا مخالف ہو گیا اور لوگوں کو ورغلانے لگا. کئی لوگوں کو آپ کے خلاف مشتعل کر دیا. نہ صرف یہ بلکہ آپ کے وہ عقیدت مند جو پنجاب اور ہندوستان سے آتے تھے. اُن کو راستہ میں لوٹنے لگا. آخر حضرت باباجیو کو اپنے متوسین کی تکلیف گوارہ نہ ہوئی اور تیزی سے نقل مکانی کر کے موضع ڈارڈ میں آ کر رہنے لگے. ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء میں موضع ڈراڈر سے موضع چورہ جو اٹک کے مضافات میں ہے آ گئے اور وہاں ایک سال چھ ماہ قیام کرنے کے بعد وفات پائی. یعنی ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۹ء میں فوت ہوئے. (۷)

آپ کی اولاد میں چار صاحبزادے تھے. احمد گل، فقیر محمد، دین محمد اور شاہ محمد (۸). ان میں حضرت خواجہ فقیر محمد کمالات باطنی میں آپ کے وارث اور جانشین تھے. (۹)

حضرت خواجہ فقیر محمد تیراہی:

ان کی ولادت اپنے نامور دادا کی حیات ہی میں ۱۲۱۳ھ (۱۷۹۸ء) کو تیزئی شریف تیراہی میں ہوتی.

وہ پیدائشی ولی اللہ تھے اور اُن کی ذات سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو بہت فروغ حاصل ہوا. انہوں نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے والد ماجد حضرت خواجہ نور محمد سے حاصل کی. اتباع سنت کا بہت خیال رکھتے تھے. بے حد خوش خلق اور شیریں بیان تھے. انہی ظاہر اور باطنی کمالات کے پیش نظر والد گرامی نے بیس سال کی عمر میں خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا. آپ کسی کو مرید کہہ کر نہ بلاتے بلکہ دوست، بھائی یا یار کہہ کر مخاطب کرتے. پنجاب میں ان کے مریدوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی. اکثر و بیشتر سفر میں رہتے. آپ کے خلفاء میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، حافظ عبدالکریم راولپنڈی، خلیفہ محمد خان عالم باؤلی شریف (گجرات) اور مولوی محمد حسن گجراتی جیسے بلند مرتبہ لوگ شامل تھے. طویل عمر سر کرنے کے بعد آپ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ/ ۳۰ جون ۱۸۹۷ء کو چورہ شریف ضلع اٹک میں انتقال کر گئے. مزار مقدس مرجع خاص و عام ہے. (۱۰)

شجرہ نسب کی تحقیق

مشائخ چورہ شریف کے اسلاف یا اُن کے متعلقین نے جتنی کتب بھی لکھی ہیں اُن میں اپنا شجرہ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملایا ہے. چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں.

۱- خواجہ دین محمد بن حضرت خواجہ نور محمد چوراہی کے خلیفہ مولانا حافظ غلام جیلانی بن حاجی عبداللہ المشہور میاں جمعہ سکنہ پشاور شہر نے ایک کتاب تصوف پر ''حقیقت الانسان'' ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء میں لکھی اور سید عبدالسلام نے مطبع فاروقی دہلی سے ۱۳۲۲ھ میں شائع کی اس کے آخر میں محمد عثمان بن کلا محمد جان پشاوری مرید حافظ غلام جیلانی پشاوری نے شجرہ طریقت منظوم عربی، فارسی و پنجابی تحریر کئے. اس کے صفحہ ۴۰ کے حاشیہ پر نسب نامہ خواجہ دین محمد چوہدری درج کیا ہے. جو یہ ہے. خواجہ دین محمد بن حضرت خواجہ نور محمد تیراہی بن خواجہ محمد فیض اللہ تیراہی بن خان محمد بن علی محمد بن شیخ سلیمان بن شیخ سلطان بن شیخ اسلام المعروف شیخ الشیوخ بن حضرت شیخ عبدالرسول بن حضرت شیخ مولیٰ بن شیخ عبداللہ

المعروف پٹھان بن شیخ عبدالحی بن حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بانی سرہند بن شیخ نصیر الدین بن سلیمان بن یوسف بن اسحاق بن عبیداللہ بن شعیب بن شیخ احمد بن یوسف بن شہاب الدین المعروف فرخ شاہ کابلی بن نصیر الدین بن محمود المعروف نشیمان شاہ بن سلیمان بن مسعود بن عبداللہ الواعظ الاصغر بن عبداللہ الواعظ الاکبر بن ابوالفتح بن اسحٰق بن ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن ناصر بن عبداللہ بن امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین.

۲- نواب مرزا آفتاب بیگ عرف محمد نواب مرزا بیگ دہلوی ''کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء الموسوم بنام تاریخ تحفۃ الابرار'' در مطبع رضوی واقع دہلی، بحسن انصرام سید محمد حسن میر مالک مطبع، ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۵ء میں لکھتے ہیں (مصنف نے حضرت خواجہ فقیر محمد صاحب سے ملاقات کی تھی) حضرت خواجہ باباجی گل محمد معروف فقیر محمد بن خواجہ نور محمد متوفی ۲۹ محرم ۱۳۱۵ھ (۱۸۹۷ء). آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید وخلیفہ وسجادہ نشین ہوئے ہیں. آپ کا نسب آبائی بچند واسطہ درمیانی بحضرت امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ پہنچتا ہے. (جدول پنجم، ص: ۳۰)

۳- حضرت خواجہ نور محمد چوراہی کے پوتے اور حضرت خواجہ دین محمد کے صاحبزادے محمد عادل شاہ چوراہی نے اپنی تصنیف ''انوار تیراہی معروف بہ گلزار نوری''، مطبوعہ آرمی پریس نکل روڈ، کراچی، ۱۹۱۰ء کے صفحہ ۳ پر اپنا شجرہ نسب اس طرح تحریر فرمایا ہے. شجرہ نسب مؤلف، محمد عادل شاہ بن خواجہ دین محمد المعروف بحضرت ملا صاحب سجادہ نشین بن حضرت خواجہ نور محمد بن حضرت فیض اللہ صاحب بن حضرت خان محمد بن حضرت علی محمد بن حضرت شیخ سلیمان بن حضرت شیخ سلطان بن حضرت شیخ الاسلام بن حضرت شیخ عبدالرسول بن حضرت شیخ عبدالحی بن حضرت شیخ حبیب اللہ بن حضرت شیخ رفیع الدین (بانی سرہند شریف)............

صاحب مرتب شجرہ حضرت خواجہ مولانا محمد عادل شاہ متوفی ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء خاندان چورہ شریف کے اسلاف میں سے ایک نہایت ہی مقتدر اور صاحب علم شخصیت تھے اور اپنے دور کے نامور عالم باعمل اور فاضل اجل تھے اور اپنی علمی وجاہت کی بنا پر عوام وخواص میں

قاضی صاحب کے اسم سے مشہور تھے.

۴- حضرت خواجہ فقیر محمد سجادہ نشین اوّل خانقاہ چورہ شریف کے پوتے محمد شفیع بن محمد سید شاہ نے اپنی تصنیف ''برکات نقشبندیہ'' ''مع انوار تیراہی'' مطبوعہ الامان پرنٹنگ پریس لاہور، ۱۷ مارچ ۱۹۵۷ء کے صفحہ ۵۰-۵۱ پر اپنا شجرۂ نسب تحریر کیا جو اپنے صاحبزادے غلام نقشبند سے شروع کر کے حضرت عبداللہ بن حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک مکمل لکھا.

۵- پیرزادہ محمد بدرالدجیٰ نقشبندی مجددی سجادہ نشین خانقاہ چورہ شریف کی سرپرستی میں شائع ہونے والے مجلّہ ''فیضان چوراہی'' اشاعت جلد دوم ۱۹۹۳ء کے صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں. بقول حضرت قاضی محمد عادل شاہ چوراہی آپ کے پردادا حضرت خواجہ فیض اللہ فاروقی النسب ہیں. اِسی صفحہ پر اپنا مکمل شجرہ نسب بھی تحریر کیا ہے. جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے.
مندرجہ بالا تمام حوالہ جاتی کتب راقم الحروف (راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی کے کتب خانہ میں موجود ہیں) جو حضرات دیکھنا چاہیں دیکھ سکتے ہیں.

۶- حضرت خواجہ مولانا نور محمد چوراہی کے فرزند و جانشین اول حضرت خواجہ فقیر محمد چوراہی نے خانقاہ چورہ شریف کے متوسلین میں سے ایک عالم دین حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ملکمانوالہ چک نمبر ۲۲۶ رکھ متصل فیصل آباد کو حضرت خواجہ نور محمد چوراہی کے عرس منعقدہ شعبان ۱۳۲۵ھ/ستمبر ۱۹۰۷ء کے متعلق ایک اطلاعی خط تحریر کیا. جس کا عکس ''فیضان چوراہی'' جلد دوم کے صفحہ ۲۴ پر موجود ہے. اُس میں نہ ہی اپنے اور نہ ہی حضرت بابا جیو صاحب کے اسم گرامی کے ساتھ سید لکھا.

مشائخ چورہ شریف کے حالات و واقعات پر مذکورہ بالا مستند اور تاریخی حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ یہ خاندان سادات گیلانی نہیں! فاروقی النسب ہیں.

ماخذ وحواشی:

۱- چورہ شریف راولپنڈی سے کوہاٹ جانے والی ریلوے لائن پر ۱۰۸ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے. اسی نام سے ریلوے اسٹیشن بھی ہے. رقبہ ۱۴۴۸۲ ایکڑ، مالکان دیہہ اعوان خاندان سے ہیں.

۲- قاضی محمد عادل شاہ، انوار تیراہی معروف بہ گلزار نوری، ص:۱۱.

۳- ایضاً، ص:۱۴.

۴- حضرت شاہ جمال اللہ پورا نام تھا والد کا نام سید سلطان شاہ معروف بہ سید محمد روشن گجرات پنجاب میں پیدا ہوئے. گیلانی سادات میں سے تھے. وزیرآباد میں قرآن مجید حفظ کیا. دہلی میں درسی کتابوں کی تعلیم حاصل کی. سلسلہ نقشبندی مجددی میں مولوی محمد اشرف حیدر حسین سے فیض یافتہ تھے. تمام عمر رام پور گزاری. ۳ صفر ۱۲۰۹ھ (......ء) کو انتقال ہوا. تفصیلات کے لیے دیکھیں. حافظ احمد علی خان شوق، تذکرہ کاملان رامپور، مطبوعہ دہلی ۱۹۲۹ء صفحات ۹۶ تا ۹۹.

۵- سید ذوالفقار شاہ، کوہاٹ تاریخ کے آئینے میں، مطبوعہ پشاور، ۲۰۰۲ء، ص ۲۱۶، ۲۱۷.

۶- انوار تیراہی معروف بہ گلزار نوری، ص ۱۲.

۷- ڈاکٹر میمن عبدالحمید سندھی، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، مطبوعہ لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۵۴۸.

۸- انوار تیراہی، ص ۱۳.

۹- ادارہ تصنیف و تالیف، انوار الاصفیاء، مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۵ء، ص: ۵۲۲.

۱۰- محمد شفیع صابر، شخصیات سرحد، مطبوعہ پشاور، س ن، ص ۱۱۲۱.